سوال: اللہ پاک جب کسی انسان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے ساتھ کیا معاملہ فرماتا ہے ؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے قول و فعل کی درستی عطا فرماتا ہے اور اُسے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

سوال: زندگی کن 3 تین چیزوں کا مجموعہ ہے ؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبد الواحد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: زندگی اختیار، آزمائش اور سزا کا مجموعہ ہے۔ میں نے اس بات کی تعریف کی بلکہ ان کی تائید کرتے ہوئے کہا: اختیار کے لائق یہ ہے کہ اس سے راضی رہو، آزمائش کے لائق یہ ہے کہ اس پر صبر کرو اور سزا کے لائق یہ ہے کہ اس سے بچنے کا سامان کرو۔

سوال: شکم سیری اور زیادہ ہنسنے کا کیا نقصان ہے ؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: شکم سیری سے بچو کہ یہ دل سخت کرتی ہے غصہ پی جایا کرو اور زیادہ نہ ہنسو کہ یہ دلوں کو مردہ کرتا ہے۔

سوال: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وقت کی کتنی قدر و اہمیت تھی ؟

جواب: حماد بن عیسٰی جُہَنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو مکہ میں دیکھا، آپ نے کوئی چیز کھائی پھر اپنا ہاتھ ریت میں ڈال کر رگڑ لیا، میں نے کہا: ابو عبد اللہ! آپ اسے دھو ہی لیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: زندگی کچھ ہی دنوں کی تو ہے (یعنی دھونے میں لگنے والا وقت بچا کر نیکیوں میں صرف کرنا چاہیے)۔

سوال: دنیاداروں کی تعظیم کرنے والے عالم کے متعلق حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیاداروں کی تعظیم کرنے والے عالِم میں کوئی بھلائی نہیں۔

سوال: ایک روایت کے مطابق حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کن اعمال کو جنت میں لے جانے والے اعمال قرار دیا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی:

یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایسے کرو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

سوال: نفلی روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو کہ اس کے مقابل کوئی عمل نہیں۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ حاضر ہو کر یہی عرض کی تو ارشاد فرمایا: اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔

سوال: روزے دار کے منہ سے نکلنے والی بو کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے

سوال: امت مسلمہ کے امین کون ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ دارین، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَّاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ یعنی ہر اُمّت کا ایک امین ہے اور اس اُمّت کے امین ابو عبیدہ بن جرّاح (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔“

سوال: کون سا صدقہ اللہ پاک قبول نہیں فرماتا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن عمیر ہُذلی اور حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بغیر طہارت کے نماز اور خیانت والے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔

سوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وتر میں کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن اَبْزیٰ اور حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی اوفیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر میں **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى** (۱)، **قُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ** (۱) اور **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** (۱) کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

سوال: مولا علی رضی اللہ عنہ نے کن دو شخصیتوں کو اس امت کے سب سے بہترین لوگ قرار دیا؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اس اُمَّت میں حضور سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور ان کے بعد حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہتا تو ضرور لے لیتا۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خالص مومن کی کیا نشانی بیان فرمائی؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے خالص مومن ہی محبت کرتا ہے اور بد بخت و سرکش ہی ان سے بغض رکھتا ہے، ان کی محبت نیکی ہے اور ان سے بغض رکھنا بے دینی و گمراہی ہے،

سوال: اہل عرب کا سب سے سچا مصرعہ کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ عرب کا سب سے سچا مصرعہ یہ ہے: **اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ** یعنی سن لو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

سوال: باوضو مسجد جانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اچھی طرح وضو کرکے نماز کے لئے جائے اور اس کے علاوہ اس کا اور کوئی مقصد نہ ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک خطا مٹاتا ہے۔

سوال: بچے اور بچیوں کے نام رکھتے وقت کن چیزوں کو مد نظر رکھا جائے؟

جواب: بچوں کے نام اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صَحابۂ کِرام اور بزرگانِ دِین رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیۡہِم اَجۡمَعِیۡن کے ناموں پر اور بچیوں کے نام صَحابیات اور وَلِیّات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کے ناموں پر رَکھے جائیں تاکہ ان کی بَرکتیں نصیب ہوں۔

سوال: نام رکھنے کے حوالے سے کس قاعدے کو ذہن میں رکھنا چاہیے؟

جواب: ناموں کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی نام کا معنیٰ مخصوص ہو تو اب اسے رکھنا منع ہوتا ہے جیسے "سُبۡحٰن" کے معنیٰ ہیں: "ہر عیب سے پاک ذات" چونکہ یہ وَصف اللہ پاک کے لیے مخصوص ہے لہٰذا بندے کا نام "سُبۡحٰن" رکھنا منع ہے اَلبتہ "عَبۡدُ السُّبۡحٰن" نام رکھ سکتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی نمک گِرادے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ "اسے قیامت کے دِن پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا" کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: اگر کوئی نمک گِرادے تو "اسے قیامت کے دِن پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا" یوں ہی "اگر اس طرح پیشاب کروگے تو قبر میں پیشاب آئے گا" یہ عوامی بے سرو پا (جھوٹی، بے بنیاد) باتیں ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

سوال: موبائل فون میں اگر قرآنِ کریم ہو تو کیا اُسے زمین پر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اَدب اور بے اَدَبی کا دار و مدار عُرف پر ہوتا ہے، عُرف میں موبائل فون میں قرآنِ پاک کی فائل موجود ہو یا اس کی Application install ہوئی ہو (یعنی اس کا سافٹ ویئر پروگرام ڈالا گیا ہو) لیکن اِسکرین پر ظاہر نہ ہو تو اس موبائل کے نیچے رکھنے کو بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر اسے بے اَدَبی قرار دیا جائے تو پھر حافِظِ قرآن کو بھی زمین پر نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ اس کے سینے میں بھی قرآن ہوتا ہے اور عُرفاً لوگ کہتے بھی ہیں کہ "اس کے سینے میں قرآن ہے۔

سوال: ایک روایت کے مطابق کون سے دو کھانے دنیوی و اخروی کھانوں کے سردار ہیں؟

جواب: سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: دُنیا و آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر چاول۔)

سوال: جنت البقیع شریف میں کتنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات ہیں؟

جواب: جنّتُ البقیع میں کم و بیش دَس ہزار (10000) صَحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے مَزاراتِ طیبات ہیں۔

سوال: امیر اہلسنت کے والد ماجد کی قبر کہاں ہے؟

جواب: جدّہ شریف میں۔
سوال: حدیثِ پاک میں ہے: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شَفاعت واجب ہو گئی اِس حدیثِ پاک میں عین قبرِ انور کی زیارت مُراد ہے یا پھر رَوضہ اَقدس کی زیارت سے بھی شَفاعت نصیب ہو جائے گی؟
جواب: عین قبرِ انور کی زیارت تو اب ناممکن ہے کیونکہ اس کے اِرد گِرد پتھر کی پنج گوشہ (یعنی پانچ کونے والی) دیوار تعمیر کی گئی ہے جس میں کوئی دَروازہ نہیں ہے۔ لہٰذا اگر پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَوضہ اَقدس کی زیارت کر لی جائے تو بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَفاعت نصیب ہو جائے گی۔ فی زمانہ تقریباً سبھی عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام شَفاعت والی اَحادیثِ مُبارَکہ بیان کرتے اور ان سے رَوضہ اَقدس کی زیارت مُراد لیتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: جس نے قبرِ انور کی زیارت کی وہ یہ نہ کہے کہ میں نے قبرِ رسول کی زیارت کی بلکہ وہ یوں کہے کہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی۔
سوال: قبر اندرونی حصے کا نام ہے یا بیرونی؟
جواب: عام طور پر قبر کے اُوپر والے حصّے کو قبر کہا جاتا ہے جبکہ حقیقت میں اَندرونی حِصّہ قبر کہلاتا ہے۔ اگر قبر کے اُوپر والے حصّے کو ختم کر کے زمین برابر کر دی جائے تب بھی وہ قبر وہاں باقی رہے گی۔
سوال: عورتوں کا مُحَرَّمُ الْحَرَام میں قبرستان جا کر قبروں کو مٹی سے لیپنا کیسا ہے؟
جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَام ہو یا کوئی اور مہینا عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے۔ بِلاضَرورت قبر پر مٹی کا لیپ کرنا فضول اور اِسراف ہے۔ مٹی خرید کر قبروں کا لیپ کرنے سے مَیِّت کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا اور پانی بھی ضائع ہوتا ہے۔
سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عالم و فاضل مریدین کیلئے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ مُرید عالِم فاضِل اور صاحبِ شریعت و طریقت ہونے کے باوُجود) اپنے مُرشِدِ کامِل کے فیض سے (دامن نہیں بھر پاتا؟ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مدارس سے فارِغ اکثر عُلَمائے دِین اپنے آپ کو پیر و مُرشِد سے افضَل سمجھتے ہیں یا عمل کا غُرور یا کچھ ہونے کی سمجھ کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔ وگرنہ حضرت شیخ سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی کا مشورہ سنیں:
فرماتے ہیں: بھر لینے والے کو چاہیے کہ جب کسی چیز کے حاصِل کرنے کا اِرادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو مگر کمالات کو دَروازے پر ہی چھوڑ دے) یعنی عاجزی اِختیار کرے (اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا ہوا سمجھے گا تو یاد رہے کہ بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جا سکتی۔
سوال: نمازِ تہجد ادا کرنے کا وقت کیا ہے؟

جواب : عشا کی نماز پڑھ کر اگر کوئی ایک مِنَٹ کے لیے بھی سوگیا تو وہ تہجد کی نماز ادا کر سکتا ہے۔ مثلاً سوا آٹھ (8 : 15) بجے عشا کی نماز کا وقت ہے، کوئی شخص نماز پڑھ کر سوگیا پونے نو (8 : 45) بجے اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ تہجد ادا کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ساری رات جاگتا رہا تو وہ تہجد کی نماز ادا نہیں کر سکتا کیونکہ نمازِ تہجد کے لیے عشا کی نماز کے بعد سونا شرط ہے چاہے ایک مِنَٹ کے لیے سوئے اگرچہ بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ جائے۔

سوال: بندہ اچھے اخلاق کے سبب کس درجے کو پالیتا ہے؟

جواب: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا : بندہ حُسنِ اَخلاق کی وجہ سے تہجد گزار اور سخت گرمی میں روزے کے سبب پیاسا رہنے والے کے دَرَجے کو پالیتا ہے۔

سوال: کیا غیر معِیاری (Low Quality) اَشیا بیچنا جائز ہے؟

جواب : اگر چیز کا نَقص یا غیر معِیاری ہونا گاہک کو بتا کر بیچا تو اس میں کوئی حَرج نہیں۔ اور اگر نَقص نہ بتایا یا غیر معِیاری چیز کو اعلیٰ کوالٹی (High Quality) کہہ کر فروخت کیا تو اب یہ ناجائز اور دھوکا ہے۔ بعض دکاندار اپنے مال کو اعلیٰ کوالٹی یا ایکسپورٹ کوالٹی کہہ کر بیچتے ہیں، اگر واقعی وہ مال ایسا ہی ہے جب تو حَرج نہیں لیکن اگر وہ مال اس طرح کا نہیں تو اب جھوٹ اور دھوکا دینے کے سبب وہ گنہگار ہوں گے۔

سوال: اگر مُرغی اذان دینے لگ جائے تو کیا اُس کے انڈے اور گوشت کھا سکتے ہیں؟

جواب: جو مُرغی اذان دیتی ہو تو اس کے انڈے اور گوشت کھانا بالکل جائز ہے۔ بعض لوگ ایسی مُرغی کو مَنحوس سمجھ کر ذبح کر ڈالتے ہیں حالانکہ یہ بد شگونی ہے اور بد شگونی لینا شَرعاً جائز نہیں۔ عوام میں ایسی اور بھی بہت سی باتیں مشہور ہیں مثلاً ماہِ صفر یا کسی خاص تاریخ کو مَنحوس سمجھنا، بلی آڑے آنے یا آنکھ پھڑکنے کو کسی مصیبت کا پیش خیمہ بتانا وغیرہ وغیرہ تو یہ تمام باتیں بد شگونی کے قبیل سے ہیں جن سے بچنا ضَروری ہے۔

سوال: کسی کو جماہی لیتا دیکھ کر بسا اوقات دیکھنے والے کو بھی جماہی آجاتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب : امیر اہلسنت فرماتے ہیں: کسی کو جماہی لیتا دیکھ کر دیکھنے والے کو جماہی آنے کا میرا تجربہ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی کسی کے ساتھ ایسا اتفاقاً ہوگیا ہو۔ البتہ یہ بات مشاہدے کی ہے کہ کسی ایک کو پیاس لگے اور وہ پانی مانگے تو دوسروں کو بھی پیاس کا اِحساس ہونے لگتا ہے۔ یوں ہی مجمع میں سے کوئی ایک اُٹھ کر بیتُ الخلا جائے تو ساتھ میں دو چار اور کو بھی پیشاب لگ جاتا ہے۔

سوال: عوام میں یہ مشہور ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ مُبارَک میں بیماری کی وجہ سے کیڑے پڑ گئے تھے، کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب : حضرتِ سیّدُ نا ایُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ مُبارک میں کیڑے پڑنے والی بات بالکل غَلَط ہے ۔ کسی کے بدن میں کیڑے پڑنا بہت گھن کی بات ہے اور اہلِ سُنّت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کے نبی ہر ایسی بیماری سے محفوظ ہوتے ہیں جس کے سبب لوگ گھن کھا کر دُور بھاگیں اور زمین پر حرام کر دیا گیا ہے کہ وہ اَنبیا کے جسموں کو کھائے تو پھر کیڑوں کی کیا مجال ہے کہ وہ حضرتِ سَیِّدُ نا ایُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم مبارک کو نقصان پہنچائیں۔۔

سوال: بوقتِ شہادت امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب: بوقتِ شہادت سیّدُ الشُّہداء، امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی عمر مبارک 56 سال پانچ ماہ پانچ دن تھی۔

سوال: مُحَرَّمُ الْحَرَام کا چاند نظر آتے ہی بعض عورتیں اور مَرد چپل پہننا چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری مَنَّت ہے تو ان کا اس طرح کرنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَام کا چاند نظر آتے ہی چپل نہ پہننا اور ننگے پاؤں رہنا اگر سوگ کی نیت سے ہو تو حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شَریعتِ مطہرہ میں تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، البتہ عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔

سوال: یہ بات کہاں تک دُرست ہے کہ دُلہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرَام یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے ؟

جواب: یہ بھی ایک ڈھکوسلا اور غَلَط بات ہے! شرعی لحاظ سے ایسا کوئی مسئلہ نہیں کہ دُلہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرَام یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے بلکہ یہ سب عوامی توہمات ہیں جن کو ختم کرنا ضَروری ہے۔

سوال: حسنی و حسینی سادات کرام کی نسلیں کن سے چلیں؟

جواب: حسینی ساداتِ کِرام کی نسل حضرتِ سَیِّدُ نا اِمام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُ نا اِمام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے چلی جو کربلا میں شہید نہیں ہوئے تھے جبکہ حسنی ساداتِ کِرام کی نسل حضرتِ سَیِّدُ نا اِمام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُ نا حسن مُثَنّٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اور دِیگر شہزادوں سے چلی۔ حضرتِ سَیِّدُ نا حسن مُثَنّٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کربلائے مُعَلّٰی میں شدید زخمی ہو گئے تھے جس کے باعث یزیدی انہیں شہید سمجھتے ہوئے زندہ چھوڑ کر چلے گئے۔

سوال: حضرت سیدنا عبداللہ محض رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

جواب: امام حسن رضی اللہ عنہ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُ نا حسن مُثَنّٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شادی حضرتِ سَیِّدُ نا اِمام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ صغریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہوئی جن کے بطن شریف سے حضرتِ سَیِّدُ نا عَبدُاللہ محض رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیدا ہوئے۔

سوال: انہیں محض کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: انہیں محض اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ دنیا میں پہلے شخص تھے جن کے ماں باپ دونوں خاتونِ جَنَّت حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد ہیں ، باپ حضرت خاتون جنت کے پوتے اور ماں ان کی پوتی۔ ”

سوال: سب سے پہلے حسنی و حسینی سید کون ہیں؟

جواب: سَیِّدُ نا عَبدُاللہ محض رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سوال: چہرے کو خوبصورت بنانے کے لیے کوئی عمل یا وظیفہ بتائیں؟

جواب: تہجد کی نماز صحیح طریقے سے ادا کی جائے تو اس سے چہرے پر نُور آتا ہے، مگر نمازِ تہجد اِس نیت سے نہ پڑھی جائے کہ چہرہ نورانی ہو جائے بلکہ اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کی نیت سے پڑھی جائے، ضمناً چہرے پر نورانیت بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہی جائے گی۔

سوال: کیا نمازِ تہجد ادا کرنے کا وقت رات بارہ بجے ہے؟

جواب: عشا کی نماز پڑھ کر اگر کوئی ایک مِنَٹ کے لیے بھی سو گیا تو وہ تہجد کی نماز ادا کر سکتا ہے۔ مثلاً سوا آٹھ (8:15) بجے عشا کی نماز کا وقت ہے، کوئی شخص نماز پڑھ کر سو گیا پونے نو (8:45) بجے اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ تہجد ادا کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ساری رات جاگتا رہا تو وہ تہجد کی نماز ادا نہیں کر سکتا کیونکہ نمازِ تہجد کے لیے عشا کی نماز کے بعد سونا شرط ہے چاہے ایک مِنَٹ کے لیے سوئے اگرچہ بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ جائے۔

سوال: حسن اخلاق کی فضیلت پر کوئی تین احادیث مبارکہ سنائیں؟

جواب: نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بے شک بندہ حُسنِ اَخلاق کے ذَریعے دِن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام (یعنی عبادت) کرنے والوں کے دَرَجے کو پا لیتا ہے۔

(2) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بندہ حُسنِ اَخلاق کی وجہ سے تہجد گزار اور سخت گرمی میں روزے کے سبب پیاسا رہنے والے کے دَرَجے کو پا لیتا ہے۔

(3) رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میزانِ عمل (یعنی ترازو) میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں۔

سوال: بعض لوگ صفر المظفر کے مہینے میں نکاح نہیں کرتے اور اس مہینے کو منحوس جانتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: بعض لوگ صَفَرُ الْمُظَفَّر کی مخصوص تاریخوں میں نکاح نہیں کرتے اور مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مَنحوس سمجھتے ہیں، یہ دَورِ جاہلیت کے پُرانے توہمات ہیں جو اَب تک چلے آ رہے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَفَرُ الْمُظَفَّر کے بارے میں ان وہمی خیالات کو باطِل قرار دیتے ہوئے فرمایا: لَاصَفَرَ یعنی صفر کچھ نہیں۔

سوال: کیا غیر مِعیاری (Low Quality) اَشیا بیچنا جائز ہے؟

جواب: اگر چیز کا نَقص یا غیر مِعیاری ہونا گاہک کو بتا کر بیچا تو اس میں کوئی حَرج نہیں۔ اور اگر نَقص نہ بتایا یا غیر مِعیاری چیز کو اعلیٰ کوالٹی (High Quality) کہہ کر فروخت کیا تو اب یہ ناجائز اور دھوکا ہے۔

سوال: مسجد بنانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: مسجد بنانا صَدَقۂ جاریہ ہے۔ مسجد بنانے والے کو جنَّت میں عالی شان محل عطا کیا جائے گا۔ مسجد بنانے والے کو ملنے والے ثواب کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مسجد قِیامت تک کے لیے مسجد ہوتی ہے اور جس نے مسجد بنائی ہو گی اُسے قِیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ لہٰذا جو مُخَیِّر حضرات ہیں انہیں چاہیے کہ اپنی زِندگی میں کم از کم ایک مسجد ضَرور بنائیں جو ان کے لیے صَدَقۂ جاریہ ہوسکے۔

سوال: فروٹ کھانے سے پہلے اِستعمال کرنے چاہئیں یا کھانے کے بعد؟

جواب: فروٹ کھانے سے پہلے اِستعمال کرنے چاہئیں کہ قرآنِ کریم میں جہاں کھانوں کا ذِکر ہے وہاں پہلے پھل کا ذِکر کیا گیا ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اگر پھل اور کھانا ایک ساتھ پیش کیا جائے تو پہلے پھل کھانے چاہئیں۔

سوال: کیا ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟

جواب: امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس جملے ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے کے جواب میں فرماتے ہیں یہ تو میری نظر سے نہیں گزرا۔ ہاں! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر مخصوص انداز میں چھڑی ہلانے کو متکبرین کا طریقہ فرمایا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ صِرف عوام کا خیال ہو کہ "ٹانگیں ہلانا شیطانی طریقہ ہے" حقیقت میں ایسی کوئی بات نہ ہو۔

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دِن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

نجمِ گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

دَب کے زیرِ پا نہ گنجایش سمانے کو رہی
بن گیا جلوہ کفِ پا کا اُبھر کر ایڑیاں

اُن کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دُنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے مُنعِم رگڑ کر ایڑیاں

دو قمر، دو پنجۂ خور، دو ستارے، دس ہِلال
ان کے تلوے، پنجے، ناخن، پائے اطہر ایڑیاں

ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاجِ رُوح القدُس کے موتی جسے سجدہ کریں

رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی
کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں

اے رضا طوفانِ محشر کے طلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو! ہیں کشتیِ امّت کو لنگر ایڑیاں

☆…☆…☆…☆…☆…☆

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دِل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رُخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اُٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُن کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اَب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حُضور کی قسم غفلتِ عیش ہے سِتم
خُوب ہیں قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چُھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دِل فِگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گُل کو نو بہار خون ہمیں رُلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
مِنّت غیر کیوں اُٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

اُن کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں

خوش رہے گُل سے عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذِکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

گرد ملال اگر دُھلے دِل کی کلی اگر کِھلے
بَرق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

جانِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

راہِ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاض دِیدہ کی
چادرِ ظل ہے مَلگجی زیرِ قدم بچھائے کیوں

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضاؔ نِرا سِتَم جُرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طَرَب بجائے کیوں

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سُوئے لالہ زار پِھرتے ہیں
تیرے دِن اے بہار پِھرتے ہیں

جو تِرے در سے یار پِھرتے ہیں
در بدر یُوں ہی خوار پِھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پِھرتے ہیں

ان کے اِیما سے دونوں باگوں پر
خیلِ لیل و نہار پِھرتے ہیں

ہر چراغِ مزار پر قُدسی
کیسے پروانہ وار پِھرتے ہیں

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پِھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عَدوِ گردِ غار پِھرتے ہیں

پُھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پِھرتے ہیں

لاکھوں قُدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گِردِ مزار پھرتے ہیں

وردیاں بولتے ہیں ہرکارے
پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں

رکھیے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم
مَوُل کے عیب دار پھرتے ہیں

ہائے غافِل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

بائیں رستے نہ جا مسافِر سُن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

جاگ سنسان بن ہے رات آئی
گُرگ بہرِ شِکار پھرتے ہیں

نفس یہ کوئی چال ہے ظالم
جیسے خاصے بِجار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پُوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

☆...☆...☆...☆...☆...☆

اُن کی مہک نے دِل کے غُنچے کِھلا دئیے ہیں

اُن کی مہک نے دِل کے غُنچے کِھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کُوچے بَسا دیے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بُجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بُھلا دیے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے دَر پر بِستر جما دیے ہیں

اَسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قُدسیوں کے
ہونے لگی سَلامی پرچم جھکا دیے ہیں

آنے دو یا ڈُبو دو اب تو تمہاری جانب
کَشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اُٹھا دیے ہیں

دُولہا سے اِتنا کہہ دو پیارے سُواری روکو

مشکل میں ہیں براتی پُر خار بادیے ہیں

اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سَرد ہو گا

رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کِسی نے مانگا

دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

مُلکِ سُخَن کی شاہی تم کو رضاؔ مُسلَّم

جس سَمت آ گئے ہو سِکّے بٹھا دیے ہیں

☆...☆...☆...☆...☆...☆

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا رَوضہ دیکھو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا رَوضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رُکنِ شامی سے مِٹی وحشت شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دِل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پِیا خُوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جُودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب مِلے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دُھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُن کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مِثلِ پروانہ پھِرا کرتے تھے جس شمع کے گِرد
اپنی اُس شمع کو پَروانہ یہاں کا دیکھو

خُوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سِیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اوّلیں خانۂ حق کی توضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلّا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دُولہا دیکھو

ایمنِ طُور کا تھا رُکنِ یمانی میں فروغ
شعلۂ طُور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیل انجاح
آؤ اب دادرسیِ شہِ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اَسوَد
خاک بوسیِ مدینہ کا بھی رُتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت

جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو! آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم اُلجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑ لیے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو مِنٰی میں دیکھیں
دلِ خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سُن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صَدا
میری آنکھوں سے مِرے پیارے کا روضہ دیکھو

☆...☆...☆...☆...☆...☆